سُورةُ الْهُمَزَة

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

وَیۡلٌ لِّکُلِّ ہُمَزَۃٍ لُّمَزَۃِۣ ۙ ﴿۱﴾ الَّذِیۡ جَمَعَ مَالًا وَّ عَدَّدَہٗ ۙ ﴿۲﴾

یَحۡسَبُ اَنَّ مَالَہٗۤ اَخۡلَدَہٗ ۚ ﴿۳﴾ کَلَّا لَیُنۡۢبَذَنَّ فِی الۡحُطَمَۃِ ۫ۖ ﴿۴﴾

وَ مَاۤ اَدۡرٰىکَ مَا الۡحُطَمَۃُ ؕ ﴿۵﴾ نَارُ اللّٰہِ الۡمُوۡقَدَۃُ ۙ ﴿۶﴾

الَّتِیۡ تَطَّلِعُ عَلَی الۡاَفۡـِٕدَۃِ ؕ ﴿۷﴾ اِنَّہَا عَلَیۡہِمۡ مُّؤۡصَدَۃٌ ۙ ﴿۸﴾

فِیۡ عَمَدٍ مُّمَدَّدَۃٍ ٪ ﴿۹﴾

مطالعہ حدیث

أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ رَضِيَ اللهُ عَنْها ـ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ـ قَالَ : أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخِيَارِكُمْ قَالُوا بَلَى يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ الَّذِينَ إِذَا رُءُوا ذُكِرَ اللهُ تَعَالَى، ثُمَّ قَالَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِشِرَارِكُمْ الْمَشَّاءُونَ بِالنَّمِيمَةِ الْمُفْسِدُونَ بَيْنَ الْأَحِبَّةِ الْبَاغُونَ لِلْبُرَآءِ الْعَنَتَ.

مسند احمد: جلد نهم: حديث نمبر 7433 ، وَالْبَيْهَقِيُّ فِي " شُعَبِ الْإِيمَانِ " والبخاري في الأدب المفرد

... کیا میں تمہیں سب سے بہترین آدمیوں کے متعلق نہ بتاؤں ؟ لوگوں نے عرض کیا کیوں نہیں یا رسول اللہ ! آپ ﷺ نے فرمایا وہ لوگ کہ جنہیں دیکھ کر اللہ یاد آ جائے، پھر فرمایا کیا میں تمہیں تمہارے سب سے بدترین آدمیوں کے متعلق نہ بتاؤں ؟ فرمایا وہ لوگ جو چغلخوری کریں، دوستوں میں پھوٹ ڈالیں، بغاوت کرنیوالے، اور جو بھلے لوگوں میں عیب تلاش کریں

سُورَةُ الْهُمَزَة

- سورۃ کا نام سورۃ **الھمزۃ** - اس کی پہلی آیت میں **ھمزہ** کا لفظ آیا ہے اور اسی سے سورۃ کا نام اخذ کیا گیا ہے
- اس سورت کا دوسرا نام **لمزہ** بھی ہے یہ لفظ بھی اسی آیت میں
- یہ سورۃ مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی ہے۔ اس کا مضمون اور اندازِ بیان مکہ کے ابتدائی دور کی سورتوں جیسا ہے
- **اس کا موضوع**- وہ اخلاقی رذائل و خصائل جو انسان کے لیئے موجبِ ہلاکت ہیں
- سورۃ العصر میں ان اوصاف کا ذکر تھا جو کامیابی کی ضمانت ہیں

سُورَةُ الْهُمَزَة

- سورۃ عصر میں فرمایا گیا تھا کہ انسان خسارے میں گھرا ہوا ہے
- اب اس سورۃ مبارکہ میں شدید خسارہ والوں کے چار اوصاف

1. غیبت کرنا
2. نیک لوگوں پر طعن و تعریض کرنا
3. مال کی شدید محبت جس سے بخل و حرص پیدا ہوا
4. طول امل کا جنجال۔ حصول دنیا کے لیے خوب منصوبہ بندی اور یہ زعم کہ مال ہی ہر آفت سے بچائے گا۔ اس لیے ایمانی اور اخلاقی خوبیوں کے حاصل کرنے کی بجائے تمام تر کوشش حصول زر کی ہے

یہ بڑی بدبختی اور بہت بڑا خسارہ ہے۔

سُورَةُ الْهُمَزَة

- اس سورت میں:
  - ان خصائل کی سخت مذمت کی گئی ہے جو انسانی اقدار کو تباہ کرنے والے ہیں
  - وہ خصائل (برائیاں) جو کسی معاشرے میں اس وقت پیدا ہوتی ہے جب وہ معاشرہ اخلاقی انحطاط کی انتہاء کو پہنچ جاتا ہے
  - کسی کی غیبت کرنا، کسی پر طعنہ زنی کرنا، کسی کی عزت پر حملہ کرنا کسی کا مال ہڑپ کرنا، مال کو معبود بنالینا ۔ اس گھٹیا کردار کی عکاسی
  - جاہلیت کی سرداری اور نظام کا ایک نمونہ پیش کرکے لوگوں کے سامنے گویا یہ سوال ۔ کہ یہ کردار آخر خسارے کا موجب کیوں نہ ہو؟

فرد، معاشرے اور نظام کی تطہیر

سورة الْهُمَزَة

آیات ۱ تا ۵

بداخلاق، زرپرست اور بخیل یہ نہ سمجھیں کہ
دولت انہیں دوام بخش دے گی

آیات ٦ تا ۹

دنیاپرستی سے بچو۔ آخرت پر ایمان لاآؤ
ورنہ دوزخ کی آگ منتظر ہے

ابتدائی دور کی ان سورتوں میں

اسلام کے عقائد اور اس کی اخلاقی تعلیمات کو بار بار کی تذکیر سے لوگوں کے ذہن نشین کرایا گیا

- سورۃ زلزال - آخرت میں انسان کا پورا نامۂ اعمال اس کے سامنے رکھ دیا جائے گا- ذرہ برابر نیکی یا بدی بھی وہاں اس کے سامنے نہ آجائے
- العادیات - خدا کی دی ہوئی طاقتوں کے صحیح استعمال کی یاد دہانی- اور یہ بھی کہ معاملہ اسی دنیا میں ختم نہیں ہو جائے گا، بلکہ موت کے بعد کی زندگی میں افعال ہی کی نہیں، نیتوں تک کی جانچ پڑتال کی جائے گی
- سورۃ قارعہ میں قیامت کا نقشہ — یہ خبرداری کہ آخرت میں انسان کے اچھے یا برے انجام کا انحصار اس کے نیکیوں کے وزن پر

ابتدائی دور کی ان سورتوں میں

- سورۃ تکاثر میں اس مادہ پرستانہ ذہنیت پر گرفت جس کی وجہ سے لوگ مرتے دم تک دنیا کے فائدے اور لذتیں اور عیش و آرام زیادہ سے زیادہ حاصل کرنے اور ایک دوسرے سے بڑھ جانے کی کوشش میں لگے رہتے ہیں، اللہ کی دی ہوئی نعمتوں کے لیے تمہیں اپنے رب کو جواب دینا ہوگا۔ تم نے کیسے حاصل کیا اور ان کو کس طرح استعمال کیا
- سورۃ عصر میں بالکل دو ٹوک انداز میں بتادیا گیا کہ نوع انسانی کا ایک ایک فرد، ایک ایک گروہ، ایک ایک قوم، حتیٰ کہ پوری انسانیت خسارے میں ہے اگر اس کے افراد میں ایمان و عمل صالح نہ ہو اور اس کے معاشرے میں حق کی نصیحت اور صبر کی تلقین کا رواج عام نہ ہو۔

وَيۡلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةِ ۙ ۝١

وَيۡلٌ - تباہی ہے

- تباہی، ہلاکت ، شر اور برائی کا نزول، دوزخ کی ایک وادی کا نام
- کلمہ ٔ وعید / عذاب/ بد دعا - بُرے معنوں میں استعمال ہوتا ہے
- اس سے حسرت کے موقع بولا جاتا ہے

لِّكُلِّ - واسطے ہر ایک

هُمَزَةٍ - بہت طعنہ زنی کرنے والے کے Slanderer

- هَمَزَ يَهمِزُ ، هَمْزًا کچوکا دینا، دھکا دینا، جھٹکا دینا
- همزه : حروفِ تہجی کا ایک حرف جسے جھٹکا دیکر پڑھا جاتا ہے

وَيۡلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةِ ۙ ۝١

- **مھمیز** : لوہے کی وہ میخ جو گھڑ سوار کے جوتے میں ہوتی ہے اور گھوڑے کو تیز بھگانے کے لیئے سوار اسے کچوکا لگاتا ہے
- **ھمزات** : کچوکے ، جھٹکے (وسوسے شیطان کے)
- وَقُل رَّبِّ أَعُوذُ بِكَ مِنْ **هَمَزَاتِ** الشَّيَاطِينِ سورة المؤمنون– 97
- **اردو میں** : ہمزہ ، ہمزات ، مہمیز

لُّمَزَةِ - عیب جوئی کرنے والے کے وَلَا **تَلْمِزُوا** أَنْفُسَكُمْ

- لَمَزَ يَلمِزُ ، لَمْزًا طعن کرنا، چبھونا، ابرو اور آنکھ سے بطور طنز اشارہ کرنا

لُمَزَة	هُمَزَة
دونوں مبالغے کے صیغے ہیں (فُعَلَةٌ کے وزن پر) جس میں کوئی وصف عادتاً ہونے کے معنی پائے جاتے ہیں	
لَمَزَ عیب چینی / غیبت کرنا	هَمَزَ کچوکا دینا، جھٹکا دینا، اشارہ کرنا
عیب جوئی کا تعلق زبان سے ہے	اشارہ بازی کا تعلق حرکتوں اور اداؤں سے

یہ دونوں لفظ interchangeably استعمال ہوتے ہیں گویا یہ شخص عادتاً دوسروں کی تحقیر وتذلیل کرتا، ان پر انگلیاں اٹھاتا ہے اشارے کرتا ہے، نسب پر طعن کرتا ہے، کیڑے نکالتا ہے منہ درمنہ چوٹیں، پیٹھ پیچھے برائیاں اور لوگوں کے برے نام رکھتا ہے (اس کی جدید صورتیں ؟)

وَلَا تُطِعْ كُلَّ حَلَّافٍ مَّهِينٍ ۝١٠ هَمَّازٍ مَّشَّآءٍ بِنَمِيمٍ ۝١١

وَيۡلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةِ ۙ ۙ ①

تباہی ہے ہر اُس شخص کے لیے جو (منہ در منہ) لوگوں پر طعن اور (پیٹھ پیچھے) برائیاں کرنے کا خوگر ہے

Woe to every (kind of) scandal-monger and backbiter

محمد اقبال

وَيۡلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةِ ۙ ۝١

- ایک ہی کردار کے دو پہلو (همزاور لمز)
- چونکہ دونوں لفظ ایک ساتھ آئے ہیں اسلیئے دونوں ملکر یہ معنی دیتے ہیں
- کہ اس شخص کی عادت ثانیہ بن گئی ہے کہ وہ دوسروں کی تحقیر و تذلیل کرتا ہے، کسی کو دیکھ کر انگلیاں اٹھاتا اور آنکھوں سے اشارے کرتا ہے، کسی کے نسب پر طعن کرتا ہے، کسی کی ذات میں کیڑے نکالتا ہے، کسی پر منہ در منہ چوٹیں کرتا ہے، کسی کے پیٹھ پیچھے اس کی برائیاں کرتا ہے، کہیں چغلیاں کھا کر اور لگائی بجھائی کر کے دوستوں کو لڑواتا اور کہیں بھائیوں میں پھوٹ ڈلواتا ہے، لوگوں کے برے برے نام رکھتا ہے، ان پر چوٹیں کرتا ہے اور ان کو عیب لگاتا ہے۔

وَيۡلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةِ ۙ ①

- سرداران قریش کا کردار
- اس گروہ کے بارے میں " ویل" کی تعبیر ایک زبردست تہدید ہے
- اصولی طور پر آیات قرآنی نے اس قسم کے افراد کے لیے سخت تنقید اور اعتراض کیا ہے اور ان کے لیے ایسی تعبیریں استعمال کی ہیں کہ ان جیسی کسی بھی گناہ کے لیے نظر نہیں آتیں کیوں ؟
- اسلام کی نظر میں اشخاص کی عزت اور حیثیت بہت ہی محترم ہے۔ اور ہر وہ کام جو لوگوں کی تحقیر و تذلیل کا سبب ہو بہت بڑا گناہ ہے
- أَذَلُّ النَّاسِ مَنْ أَهَانَ النَّاسَ- سب سے زیادہ ذلیل شخص وہ ہے جو لوگوں کی توہین و تذلیل کرے

الَّذِیْ جَمَعَ مَالًا وَّعَدَّدَهٗ ۙ ﴿۲﴾

الَّذِیْ - وہ جس نے

جَمَعَ - جمع کیا جَمَعَ یَجْمَعُ جَمْعاً جمع کرنا، جمع ہونا، اجتماع

مَالًا - مال (نقدی، زیور قابل فرخت چیز) اس کااطلاق مویشیوں / اونٹوں پر بھی

وَّعَدَّدَهٗ - اور گن گن کر رکھا اسے

- عَدَّدَ یُعَدِّدُ : گننا، شمار کرنا To count
- عِدَّت: مدت جس میں مطلقہ اور بیوہ کے لیے دوسرا نکاح منع ہے
- عاد : وہ عدد جو دوسرے عدد کو پوراپورا تقسیم کردے (عادا عظم)
- اردو میں : عدد، تعداد، متعدد، عدت، استعداد، مستعد

الَّذِىۡ جَمَعَ مَالًا وَّعَدَّدَهٗ ۙ ﴿٢﴾

جس نے مال جمع کیا اور اُسے گن گن کر رکھا

Who piled up wealth (of this world) and counted them over

محمد اقبال

الَّذِیْ جَمَعَ مَالًا وَّعَدَّدَهٗ ۙ ۝۲

- اعلیٰ اخلاقی انسانی اقدار سے عاری کردار کا مال و دولت سے تعلق
- یہ قبیح کردار (عیب جوئی، لعن طعن ، لوگوں کو حقارت سے دیکھنا اور پیش آنا) بالعموم مال و دولت سے پیدا ہونے والے کبر و غرور کے سبب سے ہوتا ہے
- مال کو جمع کرنا اور گن گن کر رکھنے کی شدید مذمت
- یہ ان لوگوں کے بارے میں ہے جو مال کو ایک وسیلہ کے طور پر نہیں بلکہ ایک ہدف اور مقصد کے طور پر دیکھتے ہیں
- اس کے جمع کرنے میں کسی قسم کی قید و شرط کے قائل نہیں اور صرف اسی کو عظمت و شخصیت کی نشانی سمجھتے ہیں اور اللہ کے اس فضل میں دوسروں کا حق انہیں یاد نہیں

الَّذِیْ جَمَعَ مَالًا وَّعَدَّدَهٗ ۙ ﴿۲﴾

- اعلیٰ اخلاقی انسانی اقدار سے عاری کردار کا مال و دولت سے تعلق
- معقول حدود میں اور جائز طریقہ سے حاصل شدہ مال و دولت نہ صرف مذموم نہیں ہے بلکہ بعض اوقات قرآن مجید نے اسے "فضل اللہ" کے عنوان سے تعبیر کیا ہے وَابْتَغُوا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَاذْكُرُوا اللّٰهَ...
- دوسری جگہ اسے خیر سے تعبیر کیا گیا إِذَا حَضَرَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ إِنْ تَرَكَ خَيْرًا الْوَصِيَّةُ
- اسلام میں مال کے حصول میں بھی جائز اور حلال کی شرط۔ کہ کوئی کسی کا ذرہ برابر بھی حق تلفی نہ کرے
- پھر حق سے کمائی گئی دولت کی معاشرے میں تقسیم بھی اسلام میں بہت اہم — پیش نظر۔ معاشرے کے اندر اقتصادی عدالت کا قیام
- اسی سبب۔ زکوۃ، صدقات، یتیموں، بیواؤں مسکینوں اور فقراء کے حقوق

يَحْسَبُ اَنَّ مَالَهٗٓ اَخْلَدَهٗ ج ③

يَحْسَبُ - وہ خیال کرتا ہے حَسِبَ يَحْسَبُ خیال کرنا، گمان کرنا

- اردو میں: حساب، حسیب، احتساب، محتسب، حسب نسب

اَنَّ - کہ

مَالَهٗٓ - اس کا مال

اَخْلَدَهٗ - ہمیشہ (زندہ) رکھے گا اسے خلد: ہمیشہ رہنا

- اَخْلَدَ يُخْلِدُ: ہمیشہ کی زندگی عطا کرنا يَوْمُ الْخُلُود: ہمیشگی کا دن
- اردو میں: خالد (سدا رہنے والا)، خُلد (ہمیشہ رہنے والا گھر - جنّت)

يَحْسَبُ اَنَّ مَالَهٗۤ اَخْلَدَهٗ ۚ ٣

وہ سمجھتا ہے کہ اس کا مال اسے دنیا میں ہمیشہ رکھے گا

Thinking that his wealth would make him last for ever!

يَحْسَبُ اَنَّ مَالَهٗۤ اَخْلَدَهٗ ۚ ﴿۳﴾

- مال سے شدید محبت اور اسکے بارے میں قطعی غلط اندازے
- اس کردار کے حامل شخص کا گمان کہ یہ مال، جسے وہ جمع کر کے رکھتا ہے، اس کی عمر میں اضافہ کر دے گا اور اسے مرنے نہیں دے گا
- اور نہ ہی بیماریاں اور دنیا کے حوادث اسکے لیے کوئی مشکل پیدا کر سکتے ہیں
- اس لیئے کہ اس نے مال کو معبود بنا رکھا ہے، اسے مشکل کشاء سمجھتا ہے
- لیکن یہ خیال و قیاس بجائے خود غلط اور خام خیالی ہے
- قارون کی دولت کس قدر ! لیکن عذاب الٰہی کے حملہ کے وقت یہ مال اس کی موت کو ایک گھڑی کے لیے مؤخر نہ کر سکا اور وہ زمین میں دھنسا دیا گیا۔فَخَسَفْنَا بِهٖ وَبِدَارِهِ الْأَرْضَ

كَلَّا لَيُنۢبَذَنَّ فِى الۡحُطَمَةِ ۖ ﴿٤﴾

كَلَّا - ہرگز نہیں

لَيُنۢبَذَنَّ - لازماً اس کو پھینکا جائے گا

- نَبَذَ يَنۡبِذُ : کسی چیز کو کچھ نہ سمجھتے ہوئے پھینک دینا

فِى الۡحُطَمَةِ - روندنے والی (حطمة) میں حَطَمَ سے مبالغے کا صیغہ

- حَطَمَ : روند ڈالنا، پیس ڈالنا To devour
- حُطَمَة - جہنم کے ایک طبقے کا نام
- وہ جس کی پیس ڈالنا ایک خصوصیت ہے

وَ مَآ اَدۡرٰىكَ مَا الۡحُطَمَةُ ؕ ⑤

وَ مَآ - اور کیا

اَدۡرٰىكَ - معلوم ہے تمہیں

مَا - کیا ہے

الۡحُطَمَةُ - پیس ڈالنے والی

كَلَّا لَيُنۢبَذَنَّ فِى الۡحُطَمَةِ ۖ ٤ وَمَآ اَدۡرٰىكَ مَا
الۡحُطَمَةُ ؕ ٥

ہر گز نہیں، وہ شخص تو چکنا چور کر دینے والی جگہ میں پھینک
دیا جائیگا-اور تم کیا جانو کہ کیا ہے وہ چکنا چور کر دینے والی جگہ

By no means! He will be sure to be thrown into That which Breaks to Pieces, And what will explain to thee That which Breaks to Pieces?

كَلَّا لَيُنۢبَذَنَّ فِي الْحُطَمَةِ ۝٤ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الْحُطَمَةُ ۝٥

- مال کے بارے میں مذکور نظریئے کی نفی
- نہ مال حیاتِ جاوداں کا باعث اور اللہ کے عذاب سے چھڑانے کا
- جس نے بھی مال ہر جائز، ناجائز طریقے سے کمایا، اس کے مصارف کے تقاضے پورے کرنے کا نہ سوچا نہ اس پہ عمل کیا، مال سینچ سینچ کے رکھا، گن گن کے خوش ہوتا رہا، مال سے لمبی امیدیں اور اس کی بنا پر خوش کن منصوبہ بندیوں میں مگن رہا۔ یہ کردار عبد حطمه ہے
- عنقریب انتہائی ذلت و خواری کے ساتھ پاش پاش کرنے والی آگ میں پھینک دیے جانے والا ہے

نَارُ اللّٰهِ الْمُوْقَدَةُ ۙ ﴿٦﴾

نَارُ اللّٰهِ - (وہ ہے) اللہ کی آگ

الْمُوْقَدَةُ - بھڑکائی ہوئی

(وہ) اللہ کی بھڑکائی ہوئی آگ ہے

- ○ وَقَدَ يَقِدُ آگ جلنا
- ○ اَوْقَدَ يُوقد آگ جلانا (IV)
- • وَقُوْد : ایندھن

الَّتِیۡ تَطَّلِعُ عَلَی الۡاَفۡـِٕدَۃِ ؕ ﴿۷﴾

الَّتِیۡ - جو

تَطَّلِعُ - پہنچ جاتی ہے

- طَلَعَ : سورج کا نکلنا، کسی چیز کا ظاہر ہونا، پا لینا (خبر وغیرہ کا)
- اِطَّلَعَ یَطَّلِعُ : پہنچنا
- اردو میں : اطلاع (کسی امر سے آگاہی یا اس تک پہنچ - خبر) ، مطلع (طلوع ہونیکی جگہ) ، طالع (طلوع ہونیوالا)

عَلَی الۡاَفۡـِٕدَۃِ - دلوں پر اَفۡـِٕدَۃ فواد کی جمع اور جس کے معنی دل

الَّتِیۡ تَطَّلِعُ عَلَی الۡاَفۡـِٕدَۃِ ؕ ﴿۷﴾

اَفۡـِٕدَۃِ ۔ فواد کی جمع

- یہ لفظ اس عضو کے لیے استعمال نہیں ہوتا جو سینے کے اندر دھڑکتا ہے بلکہ اس مقام کے لیے استعمال ہوتا ہے جو انسان کے شعور و ادراک، جذبات و خواہشات، عقائد و افکار اور نیتوں اور ارادوں کا مقام ہے
- دلوں تک اس آگ کے پہنچنے کا ایک مطلب - یہ آگ اس جگہ تک پہنچے گی جو انسان کے فاسد عقائد اور ناپاک خواہشات و جذبات کا مرکز
- دوسرا مطلب یہ کہ اللہ کی وہ آگ دنیا کی آگ کی طرح اندھی نہیں ہوگی کہ مستحق اور غیر مستحق سب کو جلا دے بلکہ وہ ایک ایک مجرم کے دل تک پہنچ کر ہر ایک کو اس کے جرم کے مطابق عذاب دے گی

نَارُ اللّٰهِ الْمُوْقَدَةُ ۙ ⑥

الَّتِیْ تَطَّلِعُ عَلَى الْاَفْـِٕدَةِ ؕ ⑦

اللہ کی آگ، خوب بھڑکائی ہوئی

جو دلوں تک پہنچے گی

(It is) the Fire of (the Wrath of) Allah kindled (to a blaze), which does mount (Right) to the Hearts:

نَارُ اللّٰهِ الْمُوْقَدَةُ ۙ﴿۶﴾ الَّتِيْ تَطَّلِعُ عَلَى الْاَفْـِٕدَةِ ؕ﴿۷﴾

- اسلوب کی شدت
- قرآن مجید میں اس مقام کے سوا اور کہیں جہنم کی آگ کو اللہ کی آگ نہیں کہا گیا ہے
- اس مقام پر اس کو اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کرنے سے نہ صرف اس کی ہولناکی کا اظہار ہوتا ہے بلکہ یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ دنیا کی دولت پا کر غرور و تکبر میں مبتلا ہو جانے والوں کو اللہ کس قدر سخت نفرت اور غضب کی نگاہ سے دیکھتا ہے جس کی وجہ سے اس نے اس آگ کو خاص اپنی آگ کہا ہے جس میں وہ پھینکے جائیں گے۔

الَّتِىۡ تَطَّلِعُ عَلَى الۡاَفۡـِٕدَةِ ؕ‏ ﴿۷﴾

- اللہ کی بھڑکائی ہوئی آگ کی ایک خاص صفت
- تعجب کی بات - کہ دنیا کی آگ کے برخلاف ' جو پہلے چمڑے کو جلاتی ہے ' اور اس کے بعد بدن کے اندر نفوذ کرتی ہے ' سب سے پہلے دلوں میں شعلہ در ہو گی اور اندر کو جلائے گی
- یعنی اس کا خاص مزاج یہ ہوگا کہ وہ سب سے پہلے ان دلوں کو پکڑے گی جن میں مال کی محبت اس طرح رچی بسی رہی ہے کہ اس نے خدا اور آخرت کی یاد کے لئے کوئی جگہ ان کے اندر باقی نہیں چھوڑی
- ان کے دل ہی تو کفر اور کبر و نخوت کا مرکز تھے، اور وہ حب دنیا اور مال و دولت کی محبت کا محور بنے ہوئے تھے۔

إِنَّهَا عَلَيْهِم مُّؤْصَدَةٌ ﴿٨﴾ فِي عَمَدٍ مُّمَدَّدَةٍ ﴿٩﴾

إِنَّهَا -: بیشک وہ (آگ)

عَلَيْهِمْ - ان پر

مُّؤْصَدَةٌ - اوپر سے بند کی ہوئی ہے

- وَصَدَ يَصِدُ : بند کرنا
- وَصَدَ الْبَابَ دروازہ بند کرنا
- فَوَقَعَ اَلْجَبَلُ عَلَى بَابِ الْكَهْفِ فَأَوْصَدَهُ - (مسند احمد)

اِنَّهَا عَلَيۡهِمۡ مُّؤۡصَدَةٌ ۙ﴿۸﴾ فِىۡ عَمَدٍ مُّمَدَّدَةٍ ﴿۹﴾

فِىۡ عَمَدٍ - ستونوں میں

- عمد : عمود کی جمع ہے
- عمد : سیدھے کھڑا ہونا، کسی چیز کا سہارا لینا، کسی چیز کا ارادہ کرنا
- عماد : ستون pillars (جس کا سہارا لیا جائے)
- عمود : وہ مرکزی لکڑی جس پر خیمہ کھڑا ہوتا ہے
- ہر سیدھی کھڑی چیز کو عمود کہا جاتا ہے
- عمدہ : وہ چیز یا مال جو قابلِ اعتماد ہو
- اردو میں : عمد، عمداً، عمدہ، عمودی، عموداً، اعتماد، معتمد

فِىْ عَمَدٍ مُّمَدَّدَةٍ ۹ ع

مُّمَدَّدَةٍ - دراز کیئے ہوئے (لمبے لمبے)

- **مَدَّ يَمُدُّ** : کسی چیز کو لمبائی میں کھینچنا، بڑھانا، پھیلانا
- **مَمْدُوْد** : پھیلا ہوا
- **مَمَدَّد** : بہت وسیع
- **مدّة** : عرصہ دراز
- **مداد** : لکھنے کی سیاہی
- **اردو میں** : مد (مد و جزر)، مدد، مدت، مداد

إِنَّهَا عَلَيْهِم مُّؤْصَدَةٌ ۙ ٨

فِي عَمَدٍ مُّمَدَّدَةٍ ع ٩

وہ اُن پر ڈھانک کر بند کر دی جائے گی

لمبے لمبے ستونوں میں

It shall be made into a vault over them,

In columns outstretched.

محمد اقبال

اِنَّهَا عَلَيۡهِمۡ مُّؤۡصَدَةٌ ۙ﴿۸﴾ فِیۡ عَمَدٍ مُّمَدَّدَةٍ ﴿۹﴾ ع

- ان
- یہ آگ ان پر اس طرح بھڑکے گی اور اوپر سے وہ ڈھانک بھی دی جائے گی کوئی دروازہ تو در کنار کوئی جھری تک کھلی ہوئی نہ ہو گی
- کہ تپش کا کوئی حصہ ضائع نہ ہو بلکہ سب کا سب ان کے جلانے ہی میں صرف ہو
- ان ناہنجاروں کو حطمہ میں ڈال دیا جائے گا۔ اس کے دروازے بڑی مضبوطی سے مقفل کر دیے جائیں گے، نہ انہیں کوئی کھول سکے گا اور نہ اس عذاب الیم سے ان کے نکلنے کی کوئی صورت ہو گی۔

اللھم اغفرلنا وارحمنا

سُورۃُ الْھُمَزَۃ

- مال و دولت کی کثرت کی بناء پر جو لوگ انسانیت کی ساری صفات اور تقاضے لپیٹ کر رکھ دیتے ہیں اور مال و دولت پر مغرور ہو کر اپنی گفتار و رفتار پر اور اپنے طرز عمل سے اللہ تعالیٰ کے بندوں کو ذلیل و خوار سمجھتے ہیں اور ان پر طعنہ زنی، عیب جوئی اور بد گوئی کرتے ہیں ان کی سزا یہ ہوگی کہ وہ دوزخ کی آگ کا ایندھن بنیں گے اس کے ساتھ ساتھ ان عادات قبیحہ کی برائی بیان ہوئی کہ عیب، طعنہ زنی، عیب جوئی، بد گوئی جیسے خبیث افعال انسان کو مغرور اور بخیل بنا دیتے ہیں۔ ایسا شخص مال و دولت کا پجاری ہو جاتا ہے اور مال ہی کو گنتا اور شمار کرتا رہتا ہے اور اس کے ذہن سے موت و حیات اور قیامت سب چیزیں نکل جاتی ہیں بلکہ وہ یہ سمجھتا ہے کہ اس کا مال اس کے ساتھ ہمیشہ رہے گا جب کہ یہ اس کی غلط فہمی ہوتی ہے اور اس مال کی یہ محبت اسے جہنم کی آگ میں پہنچا دیتی ہے۔

سُورَةُ الْهُمَزَة

- انسان کو جس چیز نے سب سے زیادہ تباہ کیا ہے وہ اس کی زبان کا بگاڑ اور اس کے اخلاق کی پستی ہے
- اور جس چیز نے انسانیت کو نہ صرف خطرات کی نذر کیا بلکہ حیوانوں سے بھی نیچے گرایا، وہ اس کی مال و دولت سے حد سے بڑھی ہوئی محبت ہے
- انسان کو اللہ تعالیٰ نے ایک طرف علم و دانش کا سرمایہ بخشا ہے اور اس کے دل کو عشق کے گداز سے معمور فرمایا ہے اور دوسری طرف اس کی پستی کا عالم یہ ہے کہ مال و دولت کی محبت کا اسیر ہو کر وہ انسانی اقدار تک کو بھول جاتا ہے۔ جس کا نتیجہ دنیا میں رشتوں ناتوں کی شکست و ریخت، رحم و مروت کے جذبات کی تباہی، اخوت و محبت کا فقدان۔ اور آخرت میں وہ ہولناک انجام ہے جو اس سورت میں مذکور ہے